حصہ 19

متفرق

صدراور گورنروں اور راج پر مکھوں کا تحفظ۔

361-(1)صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پر مکھ اپنے منصبی اختیارات اور فرائض استعمال کرنے اور انجام دینے یا کسی ایسے فعل کے لیے جو اس نے ان اختیارات اور فرائض کے استعمال کرنے اور انجام دینے میں کیا ہو یا اسکا کرنا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت کو جواب دہ نہ ہو گا:

بشرطیکہ پارلیمنٹ کے کسی ایوان کی تقرر یا نامزد ہوئی عدالت، ٹریبونل یا جماعت دفعہ 61 کے تحت کسی الزام کی تفتیش کے لیے صدر کے رویہ پر نظر ثانی کر سکے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے کسی شخص کے، بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے خلاف مناسب کارروائی دائر کرنے کے حق پر پابندی لگائی گئی ہے۔

(2) کسی بھی قسم کی فوجداری کارروائی صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف اس کے عہدے کی مدت کے دوران کسی عدالت میں دائر نہیں کی جائے گی یا جاری نہیں رکھی جائے گی۔

(3) صدر یا کسی ریاست کے گورنر کی گرفتاری یا قید کا کوئی حکم نامہ اس کے عہدہ کی مدت کے دوران کسی عدالت سے جاری نہ ہو گا۔

(4) کوئی دیوانی کارروائی جس میں صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف دادرسی کا ادعا کیا گیا ہو، اس کے عہدہ کی مدت

کے دوران کسی عدالت میں کسی ایسے فعل کی بابت جو اس نے خواہ صدر یا ایسی ریاست کے گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے یا بعد اپنی ذاتی حیثیت میں کیا ہو یا جس کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، تب تک دائر نہیں کی جائے گی جب تک کہ تحریری نوٹس کے جس میں کارروائی کی نوعیت، اس کے لیے بنائے دعویٰ، اس فریق کا نام، حلیہ و مقام سکونت جو ایسی کارروائی دائر کرے اور اس دادرسی کا اندراج ہو جس کا وہ ادعا کرے، صدر یا گورنر کے، جیسی کہ صورت ہو، حوالے کیے جانے یا اس کے دفتر پر رکھے جانے کے عین بعد دو ماہ منقضی نہ ہو جائیں۔

پارلیمنٹ اور ریاستی مجلس قانون ساز کی کارروائی کی اشاعت کا تحفظ۔

361الف۔ (1) پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان، یا جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی کارروائی کی نسبت صحیح رپورٹ کی اخبارات میں اشاعت کی نسبت کسی شخص کے خلاف کسی عدالت میں دیوانی یا فوجداری نوعیت کی کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے گی بجز اس کے کہ ایسی اشاعت کی نسبت یہ ثبوت دیا جائے کہ بدنیتی پر مبنی ہے:

بشرطیکہ اس فقرہ میں مندرج کسی امر کا اطلاق کسی ایسی رپورٹ کی اشاعت پر نہ ہوگا جو پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلی کے کسی ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی خفیہ نشست کی کارروائی سے متعلق ہو۔

(2) فقرہ (1) کا اطلاق ایسی رپورٹوں یا امور کی نسبت ہوگا جنہیں نشریاتی اسٹیشن کی جانب سے فراہم کردہ کسی پروگرام یا سروس کے حصہ کے طور پر لاسلکی تار برقی کے ذریعے نشر کیا جائے اور اس کا اطلاق اس طرح ہوگا جس طرح کسی اخبار میں ایسی رپورٹوں یا امور کی اشاعت کی نسبت ہوتا ہے۔

تشریح:-اس دفعہ میں ''اخبار'' میں کوئی ایسی خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ بھی شامل ہے جو کسی اخبار میں اشاعت کے لیے مہیا کیے جانے والے مواد پر مبنی ہو۔

نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے نااہلیت۔

361ب۔ کسی سیاسی جماعت کا کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا2 کے تحت ایوان کا رکن ہونے کے لئے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کے عہدہ کی میعاد ختم ہو گی یا اس تاریخ تک جس کو وہ کسی ایوان کے لئے کوئی انتخاب لڑتا ہے اور منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران کوئی نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے بھی نااہل ہو گا۔

تشریح-اس دفعہ کی اغراض کے لئے، —

(الف) اصطلاح ''ایوان'' کے وہی معنی ہیں جو اس کے دسویں فہرست بند کے پیرا1 کے فقرہ (الف) میں ہیں؛

(ب) ''نفع بخش سیاسی عہدہ'' اصطلاح سے مراد ہے، —

(i) بھارت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کوئی عہدہ جہاں ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، کے سرکاری مال میں سے کی جاتی ہو؛ یا

(ii) کسی ادارے کے تحت، چاہے سند یافتہ جماعت ہو یا نہیں، جو حکومت بھارت یا ریاست کی حکومت کی کلّی یا جزوی طور پر ملکیت میں ہو، کوئی عہدہ اور ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی ایسے ادارہ کے ذریعہ کی جاتی ہے،

سوائے اس صورت کے جہاں ایسی تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی معاوضہ کے طور پر ہو۔

362- آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے ذریعہ حذف کیا گیا۔

363-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 143 کی توضیعات کے تابع کسی ایسی نزاع میں، جو ایسے کسی عہد نامہ، اقرار نامہ قول و قرار، قول، سند یا اس قسم کے دوسرے نوشتہ کی کسی شرط سے پیدا ہو جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی بھارتی ریاست کے حکمراں نے کیا ہو یا جس کی تکمیل کی ہو اور جس کی بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں سے کوئی حکومت فریق تھی اور جو ایسی تاریخ نفاذ کے بعد نافذ العمل رہا ہو یا نافذ العمل رکھا گیا ہو یا کسی نزاع میں جو کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول و قرار، قول، سند یا دوسرے اسی قسم کے نوشتہ کے متعلق اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت پیدا ہونے والے حق یا اس کے پیدا ہونے والی ذمہ داری یا وجوب کی بابت پیدا ہو، نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل ہو گا۔

بعض عہد ناموں، اقرار ناموں وغیرہ سے پیدا ہونے والی نزاعات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

(2) اس دفعہ میں—

(الف) ''بھارتی ریاست'' سے مراد ہے کوئی علاقہ جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ہز مجیسٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کیا ہو؛ اور

(ب) ''حکمراں'' میں داخل ہے پرنس، چیف یا دیگر شخص جس کو ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ہز مجسٹیٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے کسی بھارتی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا ہو۔

363الف۔ اس آئین یا نافذ الوقت کسی قانون میں کسی امر کے باوجود —

بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کو، جنہیں تسلیم کر لیا گیا تھا، تسلیم نہ کرنا اور صرف خاص کا برخاست کرنا۔

(الف) کسی پرنس، چیف یا دیگر شخص کو جس کو آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی دیسی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا تھا یا ایسا شخص جسے ایسے نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم

کیا تھا ایسی تاریخ نفاذ پر اور ایسی تاریخ سے ایسا حکمراں یا ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

(ب) آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ پر اور اس تاریخ سے صرف خاص برخاست کیا جاتا ہے اور صرف خاص سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب زائل کیے جاتے ہیں اور حسبہ فقرہ (الف) میں متذکرہ حکمراں یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے حکمراں کے جانشین یا دیگر کسی شخص کو کوئی رقم بطور صرف خاص ادا نہ ہو گی۔

بڑی بندر گاہوں اور ہوائی اڈوں کے متعلق خاص توضیعات۔

364-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ ایسی تاریخ سے جس کی اس اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے —

(الف) پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے ہوئے قانون کا کسی بڑی بندر گاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق نہ ہو گا یا اس کا اطلاق ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے؛ یا

(ب) کوئی موجودہ قانون کسی بڑی بندر گاہ یا ہوائی اڈے میں سوائے ان امور کی نسبت جو مذکورہ تاریخ سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو نافذ نہ رہے گا یا وہ ایسی بندر گاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق کی صورت میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہو گا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے۔

(2) اس دفعہ میں---

(الف) ''بڑی بندر گاہ'' سے ایسی بندر گاہ مراد ہے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون یا کسی موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندر گاہ قرار دی جائے اور اس میں وہ تمام رقبے داخل ہیں جو فی الوقت ایسی بندر گاہ کی حدود میں واقع ہوں۔

(ب) ''ہوائی اڈے'' سے ایسا ہوائی اڈا مراد ہے جس کی تعریف ہوائی راستوں، طیاروں اور ہوابازی سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے۔

یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہنے کا اثر۔

365-جب کوئی ریاست اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہے تو صدر کے لیے یہ قرار دینا جائز ہو گا کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی۔

تعریفات۔

366-اس آئین میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ذیل کی اصطلاحات کے وہ معنی ہیں جو یہاں ترتیب وار انہیں دیئے گئے ہیں، یعنی —

(1) ''زرعی آمدنی'' سے ایسی آمدنی مراد ہے جس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے؛

(2) ''اینگلو انڈین'' سے ایسا شخص مراد ہے جس کا باپ یا جس کے سلسلہ ذکور کے اجداد میں سے کوئی دوسرا مورث یوروپی نسب سے ہے یا تھا لیکن جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو اور ایسے علاقوں میں ایسے ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا ہوا تھا جو وہاں مستقل سکونت رکھتے ہوں نہ کہ محض عارضی اغراض کے لیے وہاں مقیم ہوں؛

(3) ''دفعہ'' سے اس آئین کی کوئی دفعہ مراد ہے؛

(4) ''قرض لینا'' میں سالیانے منظور کر کے رقوم حاصل کرنا شامل ہے اور ''قرضہ'' کی بھی اسی طرح تعبیر کی جائے گی؛

(4الف) ☆-----------☆-----------☆

(5) ''فقرہ'' سے اس دفعہ کا ایسا فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(6)''کارپوریشن ٹیکس'' سے آمدنی پر کوئی ٹیکس مراد ہے جس حد تک وہ ٹیکس کمپنیوں سے واجب الادا ہو اور وہ ایسا ٹیکس ہو جس کے بارے میں ذیل کی شرائط پوری ہوتی ہوں:-

(الف) یہ کہ وہ زرعی آمدنی کی بابت نہیں لگایا جا سکتا؛

(ب) یہ کہ کمپنیوں کے ادا کیے ہوئے ٹیکس کی بابت کوئی منہائی ایسے موضوعہ قوانین کے ذریعے، جن کا ٹیکس پر اطلاق ہو کمپنیوں سے افراد کو واجب الادا منافع رسدی سے کیے جانے کا اختیار دیا گیا ہو؛

(ج) یہ کہ بھارتی آمدنی ٹیکس کی اغراض کے لیے ایسا منافع رسدی پانے والے افراد کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں یا ایسے افراد سے واجب الادا یا ان کو واپس ملنے والے بھارتی آمدنی ٹیکس کا حساب شمار کرنے میں اس طرح ادا شدہ ٹیکس کا لحاظ کرنے کے لیے کوئی توضیع موجود نہ ہو؛

(7) ''مماثل صوبہ''، ''مماثل بھارتی ریاست'' یا ''مماثل ریاست'' سے شبہات کی صورتوں میں ایسا صوبہ، بھارتی ریاست یا ریاست مراد ہے جس کو صدر کسی زیر بحث خاص غرض کے لیے مماثل صوبہ، مماثل بھارتی ریاست یا مماثل ریاست ہونا، جیسی کہ صورت ہو، قرار دے؛

(8)''دین'' میں سالیانوں کے طور پر اصل رقوم کے واپس کرنے کے وجوب کی بابت کوئی ذمہ داری شامل ہے اور کسی ضمانت کے تحت کسی ذمہ داری اور ''مصارف دین'' کی حسبہٖ تعبیر کی جائے گی؛

(9)''محصول املاک'' سے ایسا محصول مراد ہے جس کی تشخیص ایسی اصل مالیت پر یا اس کے حوالے سے کی جائے جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس محصول کے متعلق بنائے ہوئے قوانین سے یا ان کے تحت مقررہ قواعد کے بموجب اس تمام جائیداد کی معین کی جائے جو موت پر منتقل ہو یا جس کا اس طرح مذکورہ قوانین

کی توضیعات کے تحت اس طرح منتقل ہونا متصور ہو؛

(10) ''موجودہ قانون'' سے ایسا قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستورالعمل مراد ہے جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستورالعمل کو بنانے کا اختیار رکھنے والی کسی مجلس قانون ساز، حاکم یا شخص نے منظور کیا یا صادر کیا ہو؛

(11) ''فیڈرل کورٹ'' سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کے تحت قائم کی ہوئی فیڈرل کورٹ مراد ہے؛

(12) ''مال'' میں سب سامان، اجناس اور اشیا شامل ہیں؛

(12 الف) ''مال اور خدمات ٹیکس'' سے انسانی استعمال کے لیے الکحلی شراب کی فراہمی پر ٹیکس کے سوائے۔ مال یا خدمات یا دونوں کی فراہمی پر کوئی ٹیکس مراد ہے؛

(13) ''ضمانت'' میں شامل ہے کوئی وجوب جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی کاروبار کے منافع کے ایک معینہ رقم سے کم ہو جانے کی صورت میں رقوم ادا کرنے کے بارے میں قبول کیا گیا ہو؛

(14) ''عدالت العالیہ'' سے کوئی ایسی عدالت مراد ہے جس کا اس آئین کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی عدالت العالیہ ہونا متصور ہو اور اس میں شامل ہیں --

(الف) بھارت کے علاقہ میں کوئی عدالت جو اس آئین کے تحت عدالت العالیہ کے طور پر قائم یا مکرر قائم کی گئی ہو،

(ب) بھارت کے علاقہ میں کوئی دوسری عدالت جس کا پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس آئین کی سب اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے؛

(15) ''دیسی ریاست'' سے ایسا علاقہ مراد ہے جس کو بھارت کی

ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کر لیا ہے؛

(16) ''حصہ'' سے اس آئین کا کوئی حصہ مراد ہے؛

(17) ''پینشن'' سے کسی بھی قسم کی پینشن مراد ہے خواہ اس کے لیے رقمی حصہ دیا جائے یا نہ دیا جائے جو کسی شخص کو یا اس کے متعلق واجب الادا ہو اور اس میں شامل ہیں اس طرح واجب الادا ملازمت سے سبکدوشی کے بعد کی یافت اور اس طرح واجب الادا کوئی گریچویٹی اور کوئی رقم یا رقوم جو پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیوں کی واپسی کے طور پر ان پر سود یا بلا سود کے یا ان میں کسی اضافے کے ساتھ واجب الادا ہوں؛

(18) ''ہنگامی حالت کا اعلان نامہ'' سے دفعہ 352 کے فقرہ (1) تحت اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ مراد ہے؛

(19) ''عام اطلاع نامہ'' سے بھارت کے گزٹ یا جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے سرکاری گزٹ میں مندرجہ کوئی اطلاع نامہ مراد ہے؛

(20) ''ریلوے'' میں شامل نہیں ہے--

(الف) وہ ٹرام وے جو کلیتاً بلدی رقبہ میں ہو، یا

(ب) مواصلات کا کوئی دوسرا سلسلہ جو کلیتاً کسی ریاست کے اندر واقع ہو اور جس کا پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعہ ریلوے نہ ہونا قرار دیا ہو؛

(21)☆-----------☆-----------☆

(22) ''حکمراں'' سے وہ پرنس، چیف یا دیگر شخص مراد ہے جسے آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی بھارتی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا تھا یا کوئی ایسا شخص جسے صدر نے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم کیا تھا؛

(23)''فہرست بند'' سے اس آئین کا کوئی فہرست بند مراد ہے؛

(24) ''درج فہرست ذاتیں'' سے ایسی ذاتیں، نسلیں، قبیلے یا ایسی ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 341 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو؛

(25) ''درج فہرست قبیلے'' سے ایسے قبیلے یا قبائلی فرقے یا ایسے قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 342 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو؛

(26)''کفالتوں''میں اسٹاک شامل ہیں؛

(26الف)''خدمات'' سے مال کے علاوہ کچھ بھی مراد ہے؛

(26ب) ''ریاست'' میں دفعات 246 الف، 268، 269 ، 269الف اور 279الف کے حوالے سے مجلس قانون ساز والا کوئی یونین علاقہ بھی شامل ہے؛

(27)''ذیلی فقرہ'' سے اس فقرہ کا کوئی ایسا ذیلی فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(28) ''ٹیکس اندازی'' میں شامل ہے کسی ٹیکس یا درآمدی محصول کا عائد کرنا خواہ وہ عام، مقامی یا خاص ہو اور ''ٹیکس'' کی حسبہ تعبیر کی جائے گی؛

(29)''آمدنی ٹیکس''میں زائد منافع ٹیکس کی نوعیت کا ٹیکس شامل ہے؛

(29الف)''مال بکری یا خرید پر ٹیکس'' کے تحت حسب ذیل آتے ہیں --

(الف) کسی جائیداد بہ شکل جنس کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض کسی معاہدہ کی مطابقت کے سوا منتقل

کرنے پر ٹیکس،

(ب) کسی معاہدہ کار کی تکمیل میں مضمر جائیداد بہ شکل جنس کو (خواہ مال کے طور پر یا دیگر طور پر) منتقل کرنے پر ٹیکس،

(ج) کرایا خرید پر یا اقساط میں ادائیگی کے کسی طریقے پر مال کی حوالگی پر ٹیکس،

(د) کسی مال کو کسی غرض کے لیے استعمال کرنے کے حق کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض منتقل کرنے پر (خواہ وہ کسی مصرحہ مدت کے لیے ہو یا نہیں) ٹیکس،

(ہ) کسی غیر سند یافتہ انجمن یا اشخاص کی جماعت کے ذریعہ اپنے کسی رکن کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض مال کی فراہمی پر ٹیکس،

(و) مال کی، جو خوراک یا انسانی استعمال کے لیے دیگر شئے یا مشروب ہو (خواہ وہ مشروب نشہ آور ہو یا نہ ہو) خدمات کے طور پر یا اس کے کسی جزو کے طور پر یا کسی بھی دیگر طریقہ پر فراہمی پر ٹیکس، جب کہ وہ فراہمی یا خدمات نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض ہوں،

اور مال کی ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس شخص کے ذریعہ جو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کر رہا ہے، اس مال کی بکری ہے اور اس شخص کے ذریعہ، جس کو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کی جاتی ہے، اس کی خرید ہے؛

(30) ''یونین علاقہ'' سے کوئی ایسا یونین علاقہ مراد ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند میں ہے اور اس میں ایسا کوئی دیگر علاقہ شامل ہے جو بھارت کے علاقہ میں داخل ہو لیکن جس کی صراحت اس فہرست بند میں نہ ہو۔

تعبیر۔

367-(1) بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 کا اطلاق ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کی جائیں، اس آئین کی تعبیر کے لیے اس طرح ہو گا جیسا کہ اس کا اطلاق بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کی تعبیر کے لیے ہوتا ہے۔

(2) اس آئین میں پارلیمنٹ یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں صدر کے بنائے ہوئے آرڈیننس یا گورنر کے بنائے ہوئے آرڈیننس کا، جیسی کہ صورت ہو، حوالہ شامل ہے۔

(3) اس آئین کی اغراض کے لیے ''مملکت غیر'' سے بھارت کے سوا کوئی مملکت مراد ہے:

بشرطیکہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی توضیعات کے تابع صدر، حکم کے ذریعہ ایسی اغراض کے لیے جن کی صراحت اس حکم میں کی جائے، کسی مملکت کا مملکت غیر نہ ہونا قرار دے سکے گا۔

حصہ 20

آئین کی ترمیم

پارلیمنٹ کو آئین کی ترمیم کرنے کا اختیار اور اس کے لیے طریق کار۔

368-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ اپنے آئین سازی کے اختیار کے استعمال میں اس آئین کی توضیعات میں اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ کے طور پر اس دفعہ میں مندرجہ طریق کار کے مطابق ترمیم کر سکے گی۔

(2) اس آئین کی ترمیم کی تحریک اس غرض سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صرف بل پیش کر کے ہو سکے گی اور جب وہ بل ہر ایک ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت سے اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہو جائے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس کو صدر کے پاس پیش کیا جائے گا اور وہ بل کو منظور کرے گا اور تب آئین، اس بل کی توضیعات کے مطابق ترمیم شدہ قرار دے دیا جائے گا:

بشرطیکہ اگر ایسی ترمیم سے کوئی تبدیلی---

(الف) دفعہ 54، دفعہ 55، دفعہ 73، دفعہ 162، دفعہ 241 یا دفعہ 279 الف میں، یا

(ب) حصہ 5 کے باب 4، حصہ 6 کے باب 5 یا حصہ 11 کے باب 1 میں، یا

(ج) ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں، یا

(د) پارلیمنٹ میں ریاستوں کی نمائندگی میں، یا

(ہ) اس دفعہ کی توضیعات میں،

کرنا مقصود ہو تو اس ترمیم کے لیے اس بل کو، جس میں ایسی ترمیم کے لیے توضیع کی گئی ہو، صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش کرنے سے قبل کم سے کم نصف ریاستوں کی مجالس قانون ساز کی توثیق بھی ان مجالس قانون ساز کی اس غرض سے منظورہ قراردادوں کے ذریعہ لازمی ہو گی۔

(3) دفعہ 13 کے کسی امر کا اطلاق اس دفعہ کے تحت کی ہوئی کسی ترمیم پر نہ ہو گا۔

[1][(4) اس آئین کی کسی ترمیم پر (جس میں حصہ 3 کی توضیعات شامل ہیں) جو خواہ آئین بیالیسویں ترمیم ایکٹ، 1976ء کی دفعہ 55 کے نفاذ سے قبل یا بعد، اس دفعہ کے تحت کی جائے یا اس کا کیا جانا ظاہر ہوتا ہو، کسی بنا پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(5) شبہات رفع کرنے کے لیے اس کے ذریعے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس دفعہ کے تحت اس آئین کی توضیعات میں اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ کے طور پر ترمیم کرنے کا پارلیمنٹ کا آئین سازی کا اختیار کسی بھی طرح محدود نہیں ہو گا۔]

---

[1] دفعہ 368 کے فقرہ جات (4) اور (5) آئین (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کی دفعہ 55 کے ذریعہ شامل کیے گئے تھے۔ سپریم کورٹ نے منروا ملس لمٹیڈ و دیگر بنام یونین آف انڈیا و دیگر (1980) 2 ایس، سی، سی۔ 591 کے معاملے میں تاریخ 31/جولائی 1980 کے حکم کے ذریعہ اس دفعہ کو ناجائز ٹھہرایا تھا۔

حصہ 21

عارضی، عبوری اور خصوصی توضیحات

ریاستی فہرست کے امور کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا عارضی اختیار گویا کہ وہ متوازی فہرست کے امور ہیں۔

369-اس آئین میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کو حسب ذیل امور کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا گویا کہ وہ متوازی فہرست میں مندرج تھے، یعنی:-

(الف) کسی ریاست کے اندر سوتی اور اونی پارچہ جات، خام روئی (جن میں اوٹی ہوئی روئی اور بنااوٹی ہوئی روئی یا کپاس شامل ہیں)، بنولا، کاغذ (جس میں اخباری کاغذ شامل ہے)، کھانے کی چیزیں (جس میں کھانے کے قابل تلہن اور تیل شامل ہیں)، مویشی کا چارہ (جس میں کھلی اوران کے دیگر مرتکزے شامل ہیں)، کوئلہ (جس میں کوک اور کوئلے سے نکالی گئی اشیاء شامل ہیں)، لوہا، فولاد اور ابرق کی تجارت اور بیوپار اوران کی پیداوار، رسد اور تقسیم؛

(ب) فقرہ (الف) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کی بابت قوانین کے خلاف جرائم، ان امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات اور ان امور میں سے کسی امر کی بابت فیس لیکن اس میں وہ فیس شامل نہیں جو کسی عدالت میں لی جاتی ہو،

لیکن پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ اگر اس

دفعہ کی توضیعات نہ ہوتیں تو بنانے کی مجاز نہ ہوتی، سوائے اس کے کہ وہ ان امور کی بابت ہو جو اس مدت کے منقضی ہو جانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، مجاز نہ ہونے کی حد تک مذکورہ مدت کے منقضی ہو جانے کے بعد نافذ نہیں رہے گا۔

ریاست جموں و کشمیر کے متعلق عارضی توضیعات[1]۔

370-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) دفعہ 238 کی توضیعات کا اطلاق ریاست جموں و کشمیر کے تعلق سے نہ ہو گا؛

(ب) مذکورہ ریاست کے لیے قانون بنانے کے بارے میں پارلیمنٹ کا اختیار حسب ذیل امور تک محدود ہو گا —

(i) یونین فہرست اور متوازی فہرست میں مندرجہ ایسے امور جن کی بابت صدر، ریاست کی حکومت کے مشورے سے قرار دے کہ وہ ریاست کی بھارت کی وڈمینن میں شرکت کو منضبط کرنے والی دستاویز شرکت میں صراحت کیے ہوئے ان امور کے مماثل ہیں جن کے بارے میں ڈومینین کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے لیے قانون بنا سکے گی؛ اور

(ii) مذکورہ فہرستوں میں ایسے دوسرے امور جن کی صراحت صدر، ریاستی حکومت کی اتفاق رائے سے حکم کے ذریعہ کرے۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے، ریاست کی حکومت سے وہ شخص مراد ہے جس کو صدر مہا راجہ کے اعلان نامہ

---

1 اس دفعہ کے ذریعے عطا کیے ہوئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صدر نے جموں و کشمیر ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر یہ اعلان کیا ہے کہ 17/ نومبر 1952 سے مذکورہ دفعہ 370 اس ردوبدل کے ساتھ نافذ ہو گی کہ اس کے فقرہ (ا) میں تشریح کی جگہ پر مندرجہ ذیل تشریح کر دی گئی ہے۔ یعنی:-

تشریح:- اس دفعہ کے مقاصد کے لیے ریاست کی سرکار سے وہ شخص مراد ہے جس کو ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر صدر نے ریاست کی اس وقت کام کر رہی وزیروں کی کونسل کی صلاح پر کام کرنے والے جموں و کشمیر کے ☆صدر ریاست کی شکل میں تسلیم کیا ہو۔ (وزارت قانون حکم نمبر آئینی حکم 66 بتاریخ 15 نومبر 1952)

☆اب ''گورنر''۔

مورخہ 5 مارچ، 1948ء کے تحت فی الوقت بر سر کار وزرا کی کونسل کی صلاح پر عمل کرنے والا مہا راجہ جموں و کشمیر تسلیم کر لیا ہو؛

(ج) دفعہ 1 اور اس دفعہ کی توضیعات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ہو گا؛

(د) اس آئین کی ایسی دوسری توضیعات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صدر حکم[1] کے ذریعے صراحت کرے:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم جو ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (i) میں محولہ ریاست کی دستاویز شرکت میں مصرحہ امور کے متعلق ہو، اس ریاست کی حکومت سے مشورہ کیے بغیر اجرا نہ ہو گا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم جو ماقبل شرطیہ پیرا میں مذکورہ امور کے سوا کسی اور امر کے متعلق ہو، بغیر اس حکومت کی اتفاق رائے کے اجرا نہ ہو گا۔

(2) اگر فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (ii) یا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے دوسرے شرطیہ فقرہ میں محولہ اتفاق رائے اس ریاست کے لیے آئین بنانے کی غرض سے آئین ساز اسمبلی کے انعقاد کے قبل کیا جائے تو وہ اسمبلی میں ایسے فیصلہ کے لیے جو اس پر وہ کرنا چاہے، پیش کیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ قرار دے سکے گا کہ وہ دفعہ نافذ العمل نہیں رہے گی یا صرف ایسی مستثنیات یا ترمیمات کے ساتھ اور اس تاریخ سے نافذ العمل رہے گی جن کی وہ صراحت کرے:

بشرطیکہ صدر کے ایسا اطلاع نامہ اجرا کرنے سے قبل فقرہ (2)

---

[1] مختلف اوقات پر اس طرح ترمیم کیے ہوئے، آئین (جموں و کشمیر ریاست کو لاگو ہونا) حکم، 1954 (آئینی حکم 48)۔

میں مذکورہ ریاست کی آئین سازاسمبلی کی سفارش ضروری ہو گی۔

مہاراشٹر اور گجرات کی ریاستوں کے متعلق خصوصی توضیع۔

371-(1)☆--------☆--------☆

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر ریاست مہاراشٹر یا گجرات سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ حسب ذیل امور کے بارے میں گورنر کی خصوصی ذمہ داری کی بابت توضیع کر سکے گا--

(الف) ودربھا، مراٹھواڑہ اور بقیہ مہاراشٹر یا، جیسی کہ صورت ہو، سوراشٹر، کچھ اور بقیہ گجرات کے لیے علاحدہ ترقیاتی بورڈوں کا قیام اس حکم کے ساتھ کہ ان بورڈوں میں سے ہر ایک کے کام پر ایک رپورٹ ہر سال ریاست قانون ساز اسمبلی میں پیش کی جائے گی؛

(ب) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع مذکورہ رقبوں پر ترقیاتی مصارف کے لیے رقوم کی منصفانہ تقسیم، اور

(ج) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع ایسا منصفانہ انتظام جس میں سب مذکورہ رقبوں کے متعلق تکنیکی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے لیے کافی سہولتیں اور اس ریاستی حکومت کے زیر اختیار ملازمتوں میں ملازمت کے کافی مواقع مہیا کیے جائیں۔

ریاست ناگا لینڈ سے متعلق خصوصی توضیع۔

371الف۔(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) پارلیمنٹ کے کسی ایسے ایکٹ کا اطلاق جو —

(i) ناگاؤں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii) ناگاؤں کے رواجی قانون اور ضابطہ،

(iii) دیوانی اور فوجداری عدل گستری، جس میں ناگاؤں کے رواجی قانون کے مطابق فیصلے مشتمل ہیں،

(iv) اراضی اور اس کے وسائل کی ملکیت اور انتقال،

سے متعلق ہو، ریاست ناگالینڈ پر نہ ہو گا بغیر اس کے کہ ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی، قرارداد کے ذریعہ ایسا فیصلہ کرے۔

(ب) ناگالینڈ کے گورنر کی ریاست ناگالینڈ میں قانون اور امن وامان قائم رکھنے کی نسبت اس وقت تک خاص ذمہ داری ہو گی جب تک اس کی رائے میں اندرونی فسادات جو ناگا پہاڑی ٹیون سانگ علاقہ میں اس ریاست کے قائم ہونے کے عین قبل ہوتے رہے ہیں، اس علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جاری رہیں اور اس کے تعلق سے اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں گورنر مجلس وزرا سے مشورہ لینے کے بعد اس کارروائی کے بارے میں جو کرنا ہو اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لے گا:

بشرطیکہ اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا امر ہے یا نہیں جس کے متعلق گورنر کو ذیلی فقرہ کے تحت عمل کرنے میں اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لینا ضروری ہے تو گورنر کا اس کے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہو گا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز پر اس بنا پر اعتراض نہ ہو گا کہ اس کو اپنے انفرادی فیصلہ سے عمل کرنا یا نہ کرنا چاہئے تھا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر صدر گورنر سے رپورٹ کے ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ گورنر پر ریاست ناگالینڈ میں پابندی قانون اور امن وامان کی بابت اب خصوصی ذمہ داری کا ہونا ضروری نہیں ہے تو وہ حکم کے ذریعے ہدایت کرسکے گا کہ اس تاریخ سے، جس کی حکم میں صراحت کی جائے گورنر کی ایسی ذمہ داری ختم ہو جائے گی؛

(ج) کسی رقمی منظوری کے مطالبہ کے متعلق اپنی سفارش کرتے وقت، ناگالینڈ کا گورنر اس امر کا اطمینان کرلے گا کہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے کسی مخصوص ملازمت یا غرض کے لیے بھارت کی حکومت کی مہیا کی ہوئی کوئی رقم اس ملازمت یا غرض کے متعلق رقمی منظوری کے مطالبہ میں نہ کہ کسی دیگر مطالبہ میں

شامل ہے؛

(د) اس تاریخ سے جس کی صراحت ناگالینڈ کا گورنر اس بارے میں عام اطلاع نامہ کے ذریعہ کرے، ٹیون سانگ ضلع کے لیے پینتیس ارکان پر مشتمل ایک علاقائی کونسل قائم کی جائے گی اور گورنر اپنے اختیار تمیزی سے قواعد بنائے گا جن میں ذیل کے بارے میں توضیع ہوگی—

(i) علاقائی کونسل کی بناوٹ اور وہ طریقہ جس سے علاقائی کونسل کے ارکان چنے جائیں گے:

بشرطیکہ ٹیون سانگ ضلع کا نائب کمشنر بہ اعتبار عہدہ علاقائی کونسل کا میر مجلس ہوگا اور علاقائی کونسل کے نائب میر مجلس کو اس کے ارکان اپنے ہی میں سے منتخب کریں گے،

(ii) علاقائی کونسل کے ارکان چنے جانے اور ہونے کی اہلیتیں،

(iii) علاقائی کونسل کے ارکان کے عہدے کی میعاد اور ان کو دی جانے والی یافت اور الاؤنس، اگر کوئی ہوں،

(iv) علاقائی کونسل کا طریق کار اور کام کا انصرام،

(v) علاقائی کونسل کے عہدہ داروں اور عملہ کا تقرر اور ان کی شرائط ملازمت، اور

(vi) کوئی دیگر امر جس کی بابت علاقائی کونسل کی تشکیل اور اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے قواعد بنانا ضروری ہو۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ سے دس سال کی مدت یا ایسی مزید مدت تک جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کے مشورہ پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ اس بارے میں کرے،—

(الف) ٹیون سانگ ضلع کا نظم و نسق گورنر کرے گا؛

(ب) جب کوئی رقم بھارت کی حکومت ناگالینڈ کی حکومت کو

مجموعی حیثیت سے ریاست ناگالینڈ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مہیا کرے تو گورنر اپنے اختیار تمیزی سے ٹیون سانگ ضلع اور بقیہ ریاست کے درمیان اس رقم کی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرے گا؛

(ج) ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا اطلاق ٹیون سانگ ضلع پر نہ ہو گا بجز اس کے کہ گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایسے ایکٹ کی بابت ہدایت کر سکے گا کہ اس ایکٹ کا اطلاق ٹیون سانگ ضلع یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا ترمیمات کے تابع ہو گا جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر کرے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت اس طرح سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو؛

(د) گورنر ٹیون سانگ ضلع کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی دیگر قانون کی، جس کا فی الوقت اس ضلع پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم استقدامی اثر سے، اگر ضروری ہو، ہو سکے گی؛

(ہ) (i) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی میں ٹیون سانگ ضلع کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن کا گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورہ پر ٹیون سانگ کے امور کے لیے وزیر کی حیثیت سے تقرر کرے گا اور وزیر اعلیٰ اپنی صلاح دیتے وقت مذکورہ بالا ارکان[1] کی اکثریت کی سفارش پر عمل کرے گا،

---

1 آئین (مشکلات کو دور کرنا) حکم نمبر 15 کے پیرا 2 میں یہ توضیع ہے کہ بھارت کے آئین کی دفعہ 371الف اس طرح مؤثر ہو گی جیسے کہ اس کے فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے پیرا (i) میں مندرجہ ذیل شرط (1-12-1963) سے جوڑ دی گئی ہو یعنی ''مگر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح پر کسی شخص کو ٹیون سانگ کے وزیر کی شکل میں ایسے وقت تک کے لیے مقرر کر سکے گا جب تک ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز میں ٹیون سانگ ضلع کے لیے تفویض کی ہوئی نشستوں کو بھرنے کے لیے قانون کے مطابق اشخاص کو منتخب نہیں کر لیا جاتا ہے''۔

(ii) ٹیون سانگ کے امور کا وزیر ٹیون سانگ ضلع کے متعلق تمام امور طے کرے گا اور ان کی بابت اس کا گورنر سے براہ راست تعلق رہے گا لیکن وہ اس کے بارے میں وزیر اعلیٰ کو مطلع رکھے گا؛

(و) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود ٹیون سانگ ضلع کے متعلق جملہ امور کا حتمی فیصلہ گورنر اپنے اختیار تمیزی سے کرے گا؛

(ز) دفعات 54اور 55اور دفعہ 80کے فقرہ (4) میں کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان یا ایسے ہر ایک رکن کے حوالوں میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے منتخب کیے ہوئے ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان یا رکن کے حوالے شامل ہوں گے؛

(ح) دفعہ 170میں —

(i) فقرہ (1) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے تعلق سے اس طرح نافذ ہو گا گویا لفظ ''ساٹھ'' کے بجائے لفظ ''چھیالیس'' قائم کیا گیا تھا،

(ii) فقرہ مذکورہ میں ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے حوالہ میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے ارکان کا انتخاب شامل ہو گا،

(iii) فقرات (2) اور (3) میں علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالوں سے اضلاع کوہما اور موکوک چنگ کے علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالے مراد ہیں۔

(3) اگر اس دفعہ کی مذکورہ توضیعات میں سے کسی توضیع کو نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر حکم کے ذریعہ کوئی ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اسے ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ

سے تین سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہو گا۔

تشریح:- اس دفعہ میں اضلاع کو ہما، مو کو ک چنگ اور ٹیو نگ سا نگ کے وہی معنی ہوں گے جو ان کے ریاست نا گالینڈ ایکٹ،1962ء میں ہیں۔

ریاست آسام سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ب۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر، ریاست آسام سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ چھٹے فہرست بند کے فقرہ20 کے آخر میں دیئے گئے حصہ1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان اور اس اسمبلی کے دوسرے ارکان کی اتنی تعداد پر مشتمل، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، اس اسمبلی کی ایک کمیٹی کی تشکیل اور اس کے کارہائے منصبی کے بارے میں اس کمیٹی کی تشکیل اور اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے اس اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں ترمیمات کے بارے میں توضیع کر سکے گا۔

ریاست منی پور سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ج۔(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر، ریاست منی پور سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی ایسی کمیٹی کی تشکیل اور اس کے کارہائے منصبی کے بارے میں جو اس ریاست کے پہاڑی علاقوں سے منتخب اس اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ہو اور ان ترمیمات کے بارے میں، جو اس کمیٹی کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے حکومت کے کام کے قواعد اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں کرنے ہوں اور گورنر کی خصوصی ذمہ داری کے بارے میں توضیع کر سکے گا۔

(2) گورنر سالانہ یا جب بھی صدر ایسا حکم دے، صدر کو ریاست منی پور میں پہاڑی رقبوں کے نظم و نسق کے متعلق ایک رپورٹ دے گا اور یونین کا عاملانہ اختیار اس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہو گا۔

تشریح:- اس دفعہ میں اصطلاح ''پہاڑی رقبہ'' سے ایسے رقبے مراد ہیں جن کو صدر بذریعہ حکم پہاڑی رقبے قرار دے۔

ریاست آندھرا پردیش سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371د۔ (1) صدر، ریاست آندھرا پردیش سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے ریاست کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے سرکاری ملازمت اور تعلیم سے متعلق منصفانہ مواقع اور سہولتوں کے لیے توضیع کرسکے گا اور ریاست کے مختلف حصوں کے لیے مختلف توضیعات کی جاسکیں گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کیے گئے کسی حکم میں خاص طور پر،—

(الف) ریاستی حکومت کے لیے محکوم ہوسکے گا کہ وہ ریاست کی سول ملازمت میں کسی قسم یا اقسام کے عہدوں یا ریاست کے تحت کسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں کو مختلف حصوں کے لیے مختلف مقامی مستقل عملوں میں منظّم کرے اور ایسے اصولوں اور طریق کار کے مطابق جن کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے عہدوں پر مامور اشخاص کو اس طرح منظّم کیے ہوئے مقامی مستقل عملوں میں مختص کرے؛

(ب) ریاست کے کسی حصہ یا حصوں کی صراحت کرے جو—

(i) ریاستی حکومت کے تحت کسی مقامی مستقل عملہ میں (چاہے اس دفعہ کے تحت کسی حکم کی متابعت میں قائم ہو یا دیگر طور پر تشکیل دیا گیا ہو) عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے،

(ii) ریاست میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے، اور

(iii) ریاست میں کسی ایسی جامعہ یا ریاستی حکومت کے زیر نگرانی کسی اور تعلیمی ادارے میں داخلہ کی اغراض کے لیے،

مقامی رقبے سمجھے جائیں گے؛

(ج) اس حد کی جس تک، اس طریقے کی جس کے مطابق اور

ان شرائط کی صراحت کرے، جن کے تابع—

(i) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسے مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

(ii) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسی جامعہ یا دوسرے تعلیمی ادارے میں داخلے سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

ان امیدواروں کو یا ان کے حق میں جو اس مقامی رقبہ میں کسی ایسی مدت تک، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، مقیم رہے ہوں یا تعلیم پائے ہوں، ایسے مستقل عملہ، جامعہ یا دیگر تعلیمی ادارہ سے متعلق، جیسی کہ صورت ہو، ترجیح دی جائے گی یا ان کا تحفظ کیا جائے گا۔

(3) صدر، حکم کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں ایک انتظامی ٹریبونل اس غرض سے تشکیل دینے کے لیے توضیع کرسکے گا کہ وہ ایسا اختیار سماعت، اختیارات و قانونی اختیار جن کی صراحت حکم میں کی جائے[جن میں ایسا کوئی اختیار سماعت، اختیار و قانونی اختیار شامل ہے جو آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا کوئی ٹریبونل یا دیگر حاکم استعمال کرسکتا تھا] حسب ذیل امور کے بارے میں استعمال کرے، یعنی:-

(الف) اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں، ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر جن کی حکم میں صراحت کی جائے، تقرر، تعیناتی یا ترقی؛

(ب) سینیارٹی ان اشخاص کی جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی

حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو، جن کی حکم میں صراحت کی جائے؛

(ج) ان اشخاص کی ایسی دیگر شرائط ملازمت جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر ہو یا ریاست میں کسی حاکم مقامی کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو جن کی حکم میں صراحت کی جائے۔

(4) فقرہ (3) کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم میں—

(الف) انتظامی ٹریبونل کو مجاز کیا جاسکے گا کہ وہ اپنے اختیار سماعت کے اندر کسی امر سے متعلق شکایات کے ازالے کے لیے درخواستیں وصول کرے، جس کی صدر حکم میں صراحت کرے، یا ان پر ایسے احکام صادر کرے جو انتظامی ٹریبونل مناسب تصور کرے؛

(ب) انتظامی ٹریبونل کے اختیارات اور اقتدارات اور طریق کار سے متعلق (جن میں انتظامی ٹریبونل کی خود اپنی توہین کی بابت سزا دینے کے اختیارات سے متعلق توضیعات شامل ہیں) ایسی توضیعات درج ہو سکیں گی جو صدر ضروری تصور کرے؛

(ج) انتظامی ٹریبونل کو ایسی اقسام کی کارروائیاں جو اس کے اختیار سماعت کے اندر امور کی نسبت کارروائیاں ہوں اور سپریم کورٹ کے سوا کسی عدالت یا ٹریبونل یا دیگر حاکم کے روبرو ایسے حکم کی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر تصفیہ ہوں جن کی حکم میں صراحت کی جائے، منتقل کرنے کے لیے توضیع ہو سکے گی؛

(د) ایسی اضافی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات درج ہو سکیں گی (جن میں فیس اور میعاد سماعت شہادت یا نافذ الوقت کسی قانون کی مستثنیات یا ترمیمات کے تابع اطلاق کے بارے میں توضیعات شامل ہیں) جو صدر ضروری تصور کرے۔

(5) انتظامی ٹریبونل کا ایسا حکم جس سے کسی کارروائی کا حتمی تصفیہ ہو، ریاستی حکومت کی توثیق کے بعد یا اس تاریخ سے، جب وہ حکم صادر ہو، تین ماہ کے منقضی ہونے پر ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو نافذ ہو جائے گا:

بشرطیکہ ریاستی حکومت خاص حکم سے جو تحریراً صادر کیا جائے اور ان وجوہ کی بنا پر، جن کی اس میں صراحت کی جائے گی، انتظامی ٹریبونل کے کسی حکم میں اس کے نافذ ہونے سے پہلے ترمیم یا اس کی تنسیخ کر سکے گی اور ایسی صورت میں انتظامی ٹریبونل کا حکم صرف ایسی ہی تبدیل شدہ شکل میں نافذ ہو گا یا نافذ نہ ہو گا، جیسی کہ صورت ہو۔

(6) ہر خاص حکم جو ریاستی حکومت فقرہ (5) کے شرطیہ فقرہ کے تحت صادر کرے، اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ریاستی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا۔

(7) ریاست کی عدالت عالیہ کو انتظامی ٹریبونل پر نگرانی کے کوئی اختیارات نہ ہوں گے اور (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا ٹریبونل اختیار سماعت، اختیار یا اٹھارٹی کسی امر کے نسبت استعمال نہیں کرے گا جو انتظامی ٹریبونل کے اختیار سماعت، اختیار یا اٹھارٹی کے تابع ہو یا اس سے متعلق ہو۔

(8) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ انتظامی ٹریبونل کا برقرار رہنا ضروری نہیں ہے تو صدر حکم کے ذریعہ انتظامی ٹریبونل کے روبرو زیر تصفیہ کارروائیوں کی منتقلی اور تصفیہ کے لیے ایسے حکم میں ایسی توضیعات کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے۔

(9) کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر حاکم کے کسی فیصلے ڈگری یا حکم کے باوجود، —

(الف) کسی شخص کے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے کا---

(i) جو یکم نومبر، 1956ء سے قبل ریاست حیدر آباد کی، جو اس

تاریخ سے قبل موجود تھی، حکومت یا اس میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو،

(ii) جو آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے قبل ریاست آندھرا پردیش کی حکومت یا اس میں کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو، اور

(ب) ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ کسی شخص کی یا اس کے روبرو کی ہوئی کسی کارروائی یا کیے ہوئے امر کا،

محض اس بنا پر جائز یا کالعدم ہو جانا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہوگا کہ ایسے شخص کا تقرر، اس کی تعیناتی، ترقی یا تبادلہ اس وقت نافذ کسی قانون کے بموجب عمل میں آیا تھا جس میں ریاست حیدر آباد میں یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست آندھرا پردیش کے حصوں میں ایسے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے سے متعلق سکونت کی شرط کی توضیع ہو۔

(10) اس دفعہ اور اس کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کی توضیعات اس آئین کی کسی توضیع میں یا نافذ الوقت کسی دیگر قانون میں کسی امر کے باوجود موثر ہوں گی۔

آندھرا پردیش میں مرکزی جامعہ کا قیام۔

371ہ۔ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں جامعہ کے قیام کے لیے توضیع کر سکے گی۔

ریاست سکم سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371و۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف) ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہو گی؛

(ب) آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975ء کی تاریخ نفاذ سے (جس کا یہاں بعد میں اس دفعہ میں مقررہ دن سے حوالہ دیا گیا ہے) —

(i) سکم کی اسمبلی کا، جو اپریل، 1974ء میں سکم میں منعقدہ انتخابات کے نتیجہ میں ان بتیس ارکان کے ساتھ مذکورہ انتخابات

میں منتخب ہوئے ہیں (جن کا یہاں بعد میں موجودار کان سے حوالہ دیا گیا ہے) بنائی گئی ہے اس آئین کے تحت باضابطہ تشکیل پائی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو گا؛

(ii) موجودہ ارکان کا اس آئین کے تحت باضابطہ منتخب کی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ہونا متصور ہو گا؛ اور

(iii) ریاست سکم کی مذکورہ قانون ساز اسمبلی اس آئین کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اختیارات استعمال کرے گی اور اس کے کارہائے منصبی انجام دے گی؛

(ج) اس اسمبلی کی صورت میں، جس کا فقرہ (ب) کے تحت ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو، دفعہ 172 کے فقرہ (1) میں پانچ سال کی مدت کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ چار سال کی مدت کے حوالے ہیں اور چار سال کی مذکورہ مدت کا مقررہ دن سے شروع ہونا متصور ہو گا؛

(د) پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ دیگر توضیعات کیے جانے تک لوک سبھا میں ایک نشست ریاست سکم کو دی جائے گی اور ریاست سکم ایک پارلیمانی حلقہ انتخاب بن جائے گی جسے سکم کا پارلیمانی حلقہ انتخاب کہا جائے گا؛

(ہ) مقررہ دن پر موجودہ لوک سبھا میں ریاست سکم کے نمائندہ کا انتخاب ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کریں گے؛

(و) پارلیمنٹ، سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کی غرض سے ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی میں ان نشستوں کی تعداد کے لیے جو ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں سے پر کی جاسکیں گی اور اسمبلی کے انتخابی حلقوں کی حد بندی کے لیے جن سے صرف ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کے لیے کھڑے

ہو سکیں گے، توضیع کر سکے گی؛

(ز) سکم کے گورنر پر سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کی سماجی ومعاشی ترقی کے لیے امن اور منصفانہ انتظام کی خصوصی ذمہ داری ہو گی اور اس فقرہ کے تحت اپنی خصوصی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے میں سکم کا گورنر ایسی ہدایات کے تابع، جو صدر وقتاً فوقتاً اجرا کرنا مناسب تصور کرے، اپنے حسب اختیار تمیزی عمل کرے گا؛

(ح) تمام جائیداد اور اثاثے (خواہ ریاست سکم میں شامل علاقوں کے اندر ہوں یا باہر)، جو مقررہ دن سے عین قبل حکومت سکم یا کسی دیگر حاکم یا کسی شخص میں حکومت سکم کی اغراض کے لیے مرکوز تھے، مقررہ دن سے ریاست سکم کی حکومت میں مرکوز ہو جائیں گے؛

(ط) اس عدالت عالیہ کا جو ریاست سکم میں شامل علاقوں میں مقررہ دن سے عین قبل اس طور پر کام کر رہی تھی مقررہ دن پر اور اس دن سے ریاست سکم کی عدالت عالیہ ہونا متصور ہو گا؛

(ی) ریاست سکم کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری ومالی اختیارات سماعت کی جملہ عدالتیں، جملہ حکام اور جملہ عدالتی، عاملانہ اور دفتری عہدہ دار مقررہ دن پر اور اس دن سے اپنے متعلقہ کارہائے منصبی اس آئین کی توضیعات کے تابع انجام دیتے رہیں گے؛

(ک) وہ جملہ قوانین جو ریاست سکم میں شامل علاقوں یا اس کے کسی حصہ میں مقررہ دن سے عین قبل نافذ تھے، مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز سے ترمیم یا منسوخ کیے جانے تک ان میں نافذ رہیں گے؛

(ل) ریاست سکم کے نظم ونسق سے متعلق فقرہ (ک) میں محولہ کسی قانون کے اطلاق میں سہولت کی غرض سے اور کسی ایسے قانون کی توضیعات کو آئین کی توضیعات کے مطابق بنانے کی غرض سے صدر، مقررہ دن سے دو سال کے اندر بذریعہ حکم قانون میں ایسی

تطبیقات اور تبدیلیاں بطور تنسیخ یا ترمیم کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور اس کے بعد ہر ایسا قانون اس طرح کی ہوئی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی پر کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا؛

(م) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو ایسے کسی تنازعہ یا دیگر امر کی نسبت اختیارات سماعت حاصل ہو گا جو سکم سے متعلق ایسے کسی عہد نامے، اقرار نامہ، قول یا دیگر نوشتہ سے پیدا ہو جو مقررہ دن سے قبل طے یا تکمیل پایا تھا اور جس کی بھارت کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں کوئی حکومت ایک فریق تھی لیکن اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے دفعہ 143 کی توضیعات میں کمی کی گئی ہے؛

(ن) صدر عام اعلان کے ذریعہ کسی بنائے ہوئے قانون کو جو تاریخ اعلان پر بھارت کی کسی ریاست میں نافذ ہو، ایسی پابندیوں یا تبدیلیوں کے ساتھ، جو وہ مناسب خیال کرے، ریاست سکم سے متعلق وسعت پذیر کر سکے گا؛

(س) اگر اس دفعہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر بذریعہ حکم[1] ہر ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دوسری دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اس کو ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم مقررہ دن سے دو سال کے منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہو گا؛

(ع) ریاست سکم یا اس میں شامل علاقوں سے متعلق اس مدت کے دوران، جو مقررہ دن سے شروع ہو اور اس تاریخ سے عین قبل منقضی ہو جب آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کو

---

[1] آئین (دشواریوں کا رفع کرنا) حکم نمبر:11 (آئینی حکم 99) دیکھیے۔

صدر کی منظوری حاصل ہوئی، کیے ہوئے جملہ امور اور کی ہوئی جملہ کارروائیوں کی نسبت، جہاں تک وہ اس آئین کی توضیعات کے موافق ہوں جن کی آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 سے ترمیم ہوئی ہے، یہ متصور ہو گا کہ وہ اس طرح ترمیم شدہ آئین کے تحت کیے گئے ہیں یا کی گئی ہیں۔

میزورم ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ز۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود،---

(الف) مندرجہ ذیل کے متعلق پارلیمنٹ کا کوئی ایکٹ میزورم ریاست کو تب تک لاگو نہیں ہو گا جب تک میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی قرارداد کے ذریعہ اس طرح طے نہیں کیا جاتا ہے، یعنی:-

(i)میزو لوگوں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii)میزو روایتی قانون اور ضابطہ،

(iii)سول اور فوج داری انصرام جہاں فیصلے میزو روایتی قانون کے مطابق ہونے ہیں،

(iv) ملکیت اور انتقال اراضی:

بشرطیکہ اس فقرہ کی کوئی بات آئین (ترپنویں ترمیم) ایکٹ، 1986 کی تاریخ نفاذ سے ٹھیک پہلے میزورم یونین ریاستی علاقہ میں نافذ کسی مرکزی ایکٹ کو لاگو نہیں ہو گی؛

(ب) میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم چالیس ارکان پر مشتمل ہو گی۔

اروناچل پردیش ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ح۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود،--

(الف) اروناچل پردیش کا گورنر، اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق خصوصی طور پر ذمہ دار رہے گا اور گورنر اس بارے میں اپنے کارہائے منصبی کو انجام دینے میں اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال وزیروں کی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد کرے گا:

بشرطیکہ اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کوئی معاملہ ایسا معاملہ ہے یا نہیں جس کے بارے میں گورنر سے اس فقرہ کے تحت توقع کی گئی کہ وہ اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کرکے کام کرے تو گورنر کا اپنے اختیار تمیزی سے کیا گیا فیصلہ حتمی ہوگا اور گورنر کے ذریعہ کسی بات کا جواز اس بنا پر زیر سوال نہیں لایا جائے گا کہ اس کو اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کرکے کام کرنا چاہیئے تھا یا نہیں:

مزید شرط یہ کہ اگر گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا کسی اور طرح صدر کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب یہ ضروری نہیں ہے کہ اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق گورنر کی خاص ذمہ داری رہے تو وہ حکم کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ گورنر کی ایسی ذمہ داری اس تاریخ سے نہیں رہے گی جس کی حکم میں صراحت کی جائے؛

(ب) اروناچل پردیش ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

گوا ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ط۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود گوا کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

ریاست[1] کرناٹک سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371ی-(1) صدر، ریاست کرناٹک سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ مندرجہ ذیل کی بابت گورنر کی کسی خصوصی ذمہ داری کے لئے توضیع کر سکے گا—

(الف) اس توضیع کے ساتھ حیدرآباد- کرناٹک علاقے کے لئے ایک علیحدہ ترقی بورڈ کا قیام کرکے بورڈ کے کام کاج سے متعلق رپورٹ ہر سال ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے روبرو رکھی جائے گی؛

(ب) مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کے تابع، مذکورہ علاقے پر ترقیاتی خرچ کے لئے فنڈس کی منصفانہ تخصیص؛ اور

(ج) مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کے تابع، مذکورہ

1۔ آئین (اٹھانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2012 کے ذریعہ یکم اکتوبر، 2013 سے شامل۔

علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے، سرکاری ملازمت، تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے معاملات میں منصفانہ مواقع۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کیا گیا حکم مندرجہ ذیل کے لئے توضیع کر سکے گا—

(الف) پیدائش یا سکونت کے ذریعہ حیدر آباد - کرناٹک علاقے سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے اس علاقے کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں نشستوں کے ایک تناسب کا تحفظ؛اور

(ب) حیدر آباد- کرناٹک علاقے میں ریاستی حکومت اور یا ریاستی حکومت کے زیر کنٹرول کسی انجمن یا ادارے کے تحت عہدوں یا عہدوں کی اقسام کی پہچان کرنا اور پیدائش یا سکونت کے ذریعہ اس علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ایسے عہدوں کے ایک تناسب کا تحفظ کرنا اور براہ راست بھرتی یا ترقی کے ذریعہ یا کسی ایسے طریقے میں، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے عہدوں پر تقرری کرنا۔

موجودہ قوانین کا نافذ رہنا اور ان میں تطبیقات۔

372-(1) دفعہ 395 میں محولہ ایکٹوں کے اس آئین سے منسوخ ہو جانے کے باوجود لیکن اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع وہ جملہ قوانین، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ تھے، اس میں نافذ رہیں گے تاوقت یہ کہ کوئی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز ان کو نہ بدلے یا ان کو منسوخ یا ان میں ترمیم نہ کرے۔

(2) بھارت کے علاقہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کو اس آئین کی توضیعات کے موافق بنانے کے لیے صدر حکم کے ذریعہ [1] ایسے

1 دیکھیے قوانین کے حکم تطبیق 1950 تاریخ 26 جنوری 1950 گزٹ آف انڈیا ''غیر معمولی'' صفحہ 449 جو کہ اعلان نامہ نمبر ایس آر او 115 تاریخ 5 جون 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 51 کے ذریعہ ترمیم کیا گیا۔ اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 810 تاریخ 4 نومبر 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 903 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 508 تاریخ 4 اپریل 1951 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 287 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 1140 بی تاریخ 2 جولائی 1952 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 616/1 اور ٹراونکور۔ کوچین لینڈا کویزیشن لاز آرڈر 1952 تاریخ 20 نومبر 1952 کی تطبیق۔

قانون میں تنسیخ یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیع کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، ایسی کی ہوئی مناسب تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا —

(الف) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے تین سال کے منقضی ہو جانے کے بعد صدر کو کسی قانونی تطبیق یا تبدیلی و ترمیم کرنے کا اختیار دینا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا ترمیم میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا جس میں صدر نے مذکورہ فقرہ کے تحت تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

تشریح:-(1) اس دفعہ میں ''نافذ قانون'' کی اصطلاح میں کوئی ایسا قانون شامل ہو گا جس کو بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز نے اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور کیا یا بنایا ہو اور وہ اس کے قبل منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ وہ یا اس کے حصے اس وقت بالکل یا مخصوص رقبوں میں نافذ العمل نہ ہوں۔

تشریح:-(2) بھارت کے کسی علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز کا منظور کیا ہوا یا بنایا ہوا کوئی قانون جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بیرون علاقہ نیز بھارت کے علاقہ کے اندر نافذ تھا، متذکرہ بالا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع بیرون علاقہ میں اسی طرح نافذ رہے گا۔

تشریح:-(3) اس دفعہ میں مندرجہ کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے کسی عارضی نافذ الوقت قانون کو اس تاریخ کے بعد جس پر وہ منقضی ہو جاتا اگر یہ آئین نافذ نہ ہوتا، نافذ رکھنا مراد ہے۔

تشریح:-(4) کوئی آرڈیننس جسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کی دفعہ 88 کے تحت کسی صوبے کے گورنر نے شائع و نافذ کیا ہو اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل نافذ ہو بجز اس کے کہ مماثل ریاست کا گورنر اس کے قبل اس کو منسوخ کر دے، دفعہ 382 کے فقرہ (1) کے تحت کام انجام دینے والی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے اجلاس سے چھ ہفتے منقضی ہو جانے پر نافذ العمل نہ رہے گا اور اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ مذکورہ مدت کے بعد کسی ایسے آرڈیننس کو نافذ رکھا گیا ہے۔

قوانین کی تطبیق کا صدر کو اختیار۔

372الف۔ (1) آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کو ایکٹ مذکورہ سے ترمیم کیے ہوئے اس آئین کی توضیعات کے موافق بنانے کے لیے صدر یکم نومبر، 1957 کے قبل صادر کیے ہوئے حکم[1] کے ذریعہ اس قانون میں تنسیخ یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیع کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت حکم میں کی جائے گی ایسی کی ہوئی تطبیق اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا ترمیم کرنے میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا جس میں فقرہ مذکور کے تحت صدر نے مناسب تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

بعض صورتوں میں صدر کو ان اشخاص کے بارے میں حکم دینے کا اختیار جو انسدادی نظر بندی میں ہوں۔

373- تاوقتیکہ دفعہ 22 کے فقرہ (7) کے تحت پارلیمنٹ قانون نہ بنائے یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ایک سال منقضی نہ ہو جائے ان میں جو بھی پہلے ہو، مذکورہ دفعہ یوں نافذ رہے گی گویا اس کے فقرات (4) اور (7) میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے

[1] دیکھیے 1956 اور 1957 کا حکم قانونِ تطبیق۔

حوالہ کے بجائے صدر کے صادر کیے ہوئے حکم کا حوالہ قائم کیا گیا تھا۔

فیڈرل کورٹ کے ججوں اور فیڈرل کورٹ میں یا ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل کے رو برو زیر غور کارروائیوں کے متعلق توضیعات۔

374-(1) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل عہدہ پر مامور فیڈرل کورٹ کے جج بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کیا ہو، ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کے بارے میں ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 125 کے تحت سپریم کورٹ کے ججوں کے بارے میں توضیع کی گئی ہے۔

(2) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر فیڈرل کورٹ میں زیر غور دیوانی یا فوجداری جملہ نالشات، اپیلیں اور کارروائیاں سپریم کورٹ میں منتقل ہو جائیں گی اور سپریم کورٹ کو اس کی سماعت اور فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہو گا اور اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل فیڈرل کورٹ کے دیئے یا صادر کیے ہوئے فیصلوں اور احکام کو وہی نفوذ اور اثر حاصل رہے گا گویا انہیں سپریم کورٹ نے دیا یا صادر کیا تھا۔

(3) اس آئین میں کسی امر کا یہ اثر نہ ہو گا کہ بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلوں اور درخواستوں کا تصفیہ کرنے کے ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل کے اختیارات سماعت کے استعمال کو، جہاں تک ایسے اختیارات سماعت کا استعمال قانون کی رو سے مجاز کیا جائے، ناجائز قرار دے اور ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل کے ایسی کسی اپیل یا درخواست پر اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد دیئے ہوئے کسی حکم کا تمام اغراض کے لیے ایسا ہی اثر ہو گا گویا کہ وہ ایسا حکم یا ڈگری تھی جس کو سپریم کورٹ نے اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیار کے استعمال میں صادر کیا تھا۔

(4) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر اور تاریخ نفاذ سے پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست میں پریوی کونسل کی حیثیت سے کام کرنے والے حاکم کو اس ریاست کے اندر کسی عدالت کے کسی فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلیں اور درخواستیں لینے اور تصفیہ کرنے کا اختیار نہ رہے گا اور ایسے نفاذ پر حاکم مذکور کے رو برو زیر غور تمام اپیلیں اور دوسری کارروائیاں سپریم کورٹ میں

منتقل ہو جائیں گی اور تصفیہ پائیں گی۔

(5) اس دفعہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مزید توضیعات کر سکے گی۔

عدالتیں، حکام اور عہدیدار اس آئین کی توضیعات کے تابع کار منصبی انجام دیتے رہیں گے۔

375- بھارت کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری اور مال کے اختیار سماعت کی جملہ عدالتیں اور تمام عدالتی، عاملانہ اور انتظامی حکام اور تمام عہدہ دار اپنے متعلقہ کار منصبی اس آئین کی توضیعات کے تابع انجام دیتے رہیں گے۔

عدالت عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔

376-(1) دفعہ 217 کے فقرہ (2) میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر مامور کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے جج، بجز اس کے کہ انھوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر مماثل ریاست میں عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور اس بنا پر ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کی بابت ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 221 کے تحت ایسی عدالت عالیہ کے ججوں کے بارے میں توضیع کی گئی ہے۔ کوئی ایسا جج، باوجود اس کے کہ وہ بھارت کا شہری نہیں ہے، ایسی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے یا کسی اور عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے تقرر کے قابل ہو گا۔

(2) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کے مماثل کسی بھارتی ریاست کی عدالت عالیہ کے جج، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر اس طرح مصرحہ ریاست کی عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور دفعہ 217 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اس مدت کے منقضی ہو جانے تک عہدے پر برقرار رہیں گے جس کا تعین صدر حکم کے ذریعے کرے۔

(3) اس دفعہ میں ''جج'' کی اصطلاح میں قائم مقام جج یا زائد جج

شامل نہیں ہے۔

بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔

377- بھارت کا آڈیٹر جنرل جو اس آئین کی تاریخ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہو، بجز اس کے کہ اس نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ہو جائے گا اور اس بنا پر ایسی یافت اور رخصت اور پینشن سے متعلق ایسے حقوق کا مستحق ہو گا جن کا بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے لیے دفعہ 148 کے فقرہ (3) کے تحت توضیع کی گئی ہے اور اپنے عہدہ کی معیاد کے ختم ہونے تک، جس کا تعین ان توضیعات کے تحت کیا جائے گا جو اس پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل قابل اطلاق تھیں، عہدہ پر برقرار رہنے کا مستحق ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے متعلق توضیعات۔

378-(1) بھارت کی ڈومینین کے پبلک سروس کمیشن کے وہ ارکان جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انھوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، یونین کے پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس معیاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

(2) کسی صوبہ کے پبلک سروس کمیشن یا صوبوں کے ایک گروہ کی ضروریات کو پورا کرنے والے پبلک سروس کمیشن کے ارکان، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں، ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، مماثل ریاست کے پبلک سروس کمیشن یا، جیسی کہ صورت ہو، مماثل ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے مشترکہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ

فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس میعاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی کی مدت کے بارے میں خصوصی توضیعات۔

378الف۔ دفعہ 172 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956ء کی دفعات 28 اور 29 کے تحت تشکیل دی ہوئی ریاست آندھرا پردیش کی قانون ساز مجلس، بجز اس کے کہ اس سے پیشتر توڑ دی جائے، مذکورہ دفعہ 29 میں متذکرہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک نہ کہ اس سے زائد مدت تک برقرار رہے گی اور مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کا اثر اس قانون ساز اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا ہو گا۔

379 تا 391- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 2 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

دشواریوں کو رفع کرنے کا صدر کا اختیار۔

392-(1) کسی قسم کی دشواریوں کو خاص طور پر ان دشواریوں کو رفع کرنے کی غرض سے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کی توضیعات کو اس آئین کی توضیعات سے بدلنے کے تعلق سے ہوں، صدر، حکم کے ذریعہ ہدایت کرسکے گا کہ یہ آئین اس مدت کے دوران جس کی اس حکم میں صراحت کی جائے، ایسی ترمیمات کے، جو تبدیلیوں، اضافوں یا حذف کے طور پر کی گئی ہوں، تابع نافذ رہے گا، جن کو وہ ضروری یا قرین مصلحت تصور کرے:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم حصہ 5 کے باب 2 کے تحت باقاعدہ تشکیل دی ہوئی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے بعد صادر نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت صادر شدہ ہر حکم پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

(3) ان اختیارات کو جو اس دفعہ، دفعہ 324، دفعہ 367 کے فقرہ (3) اور دفعہ 391 کی رو سے صدر کو عطا کیے گئے ہیں، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومینن کا گورنر جنرل استعمال

کر سکتا ہے۔

حصہ 22

مختصر نام، تاریخ نفاذ، مستند ہندی متن اور تنسیخات

مختصر نام۔
393-اس آئین کو بھارت کا آئین کہا جائے گا۔

تاریخ نفاذ۔
394-یہ دفعہ اور دفعات 5،6، 7، 8، 9، 60، 324، 366، 367، 379، 380، 388، 391، 392، اور 393 فی الفور نافذ ہوں گی اور اس آئین کی باقی توضیعات 26/ جنوری، 1950ء سے، جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ کہا گیا ہے، نافذ ہوں گی۔

ہندی زبان میں مستند متن۔
394الف:(1)صدر، —

(الف)اس آئین کے ہندی زبان میں ترجمہ کو، جس پر آئین ساز اسمبلی کے ارکان نے دستخط کئے تھے، ایسی تبدیلیوں کے ساتھ جو اسے مرکزی ایکٹوں کے ہندی زبان میں مستند متن میں اپنائی گئی زبان، طریقۂ کار اور اصطلاحات کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہیں اور ایسی اشاعت کے قبل کی گئی اس آئین کی سبھی ترمیمات کو اس میں شامل کرتے ہوئے؛

(ب)انگریزی زبان میں کی گئی اس آئین کی ہر ترمیم کے ہندی زبان میں ترجمہ کو،

اپنی اتھارٹی کے تحت شائع کرائے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت شائع اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کے ترجمہ کے وہی معنی ہونگے جو اس کے اصل کے ہیں اور اگر ایسے ترجمہ کے کسی حصہ کے معنی اس طرح لگانے میں کوئی دشواری

آتی ہے تو صدر اس کی مناسب طریقہ سے نظر ثانی کرائے گا۔

(3) اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کا اس دفعہ کے تحت شائع ترجمہ سبھی اغراض کے لیے اس کا ہندی زبان میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

تنسیخات- 395- بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947ء اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء مع ان جملہ قوانین موضوعہ کے جو آخر الذکر ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتے ہیں، لیکن جن میں برخاستگی اختیار سماعت پریوی کونسل ایکٹ، 1940ء شامل نہیں ہے، ذریعہ ،ہذا منسوخ کیے جاتے ہیں۔